Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

آلِ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ اِنّی مُتبعٌ ما اُمرتُ

الفضل

روزنامہ ربوہ

یومِ ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۹ ہش ۱۰ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۰۵

جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

کتب گھروں میں پہنچانے کے لئے خدام۔ انصار اور لجنات اپنی اپنی کلب بنائیں

یہ ساری جماعت کو دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد ہے۔ یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقع پر تعلیمی سکیم کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

تعلیمی سکیم کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشادات فرمائے تھے وہ پہلے بھی شائع کئے جا چکے ہیں۔ یہ ارشادات احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے دوبارہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ احباب کرام اور جماعتیں اچھی طرح سے یہ جائزہ لیتے رہیں کہ اس سکیم پر عمل درآمد ہو رہا ہے یا نہیں۔ کیونکہ حضور کے ارشاد کے مطابق اس سکیم کا یہ مرحلہ اس سال کے اندر اندر مکمل ہو جانا چاہیئے۔

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز ۲ جماعت احمدیہ کے معیارِ تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے جس صورت میں منظور فرمایا اس کا ذکر تو فیصلہ جات شوریٰ میں ہوگا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:

"جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی اس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے وظائف کا اعلان کیا تھا کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر ذہنی نشوونما کے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں بلکہ ادائیگی حقوق طلبا رکھنا چاہیئے۔ جتنا کسی کا حق بنتا ہے جماعت اس کا وہ حق ادا کرے یعنی کسی کے حق کی ادائیگی میں جو کمی ہے وہ جماعت پوری کرے۔

فرمایا آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔ یہ کام خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے۔ خدام نے کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسن انجام تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے۔ لجنہ کی رپورٹ آچکی ہے۔ کراچی میں میں نے ۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلہ میں

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

۲۷ مئی ـــــ یومِ خلافت

خلافت احمدیہ کا قیام ۲۷ مئی / ہجرت کو عمل میں آیا تھا۔ تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی ۲۷ مئی کو یومِ خلافت کے جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں احباب جماعت کو خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات سے آگاہ کیا جائے بعد ازاں اس بارے میں مفصل رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۸ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ کو گردوں کی تکلیف ابھی بدستور موجود ہے اور ضعف بھی ہے۔

احباب کرام خصوصی درد و الحاح کے ساتھ شافی مطلق کے آستانہ پر سجدہ ریز رہیں کہ ہمارا پیارا خدا ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کو جلد سے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آپ کی صحت و عمر میں برکت دے اور کام کرنے والی لمبی زندگی سے نوازے۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

نہایت ضروری گزارش

از محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

"اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم کے ساتھ ۲۱ سال سے احباب جماعت کے تعاون سے مستحق مریضان کا علاج فضل عمر ہسپتال میں احباب کے بھجوائے ہوئے عطایا برائے علاج مستحق مریضان سے بہت احسن طریق سے ہو رہا ہے۔ مگر اب چند ہفتوں سے اس مد میں رقوم بہت کم آ رہی ہیں۔ اگر یہی حالت رہی تو یہ کارِ ثواب مجبوراً بند کرنا پڑے گا۔ کیا احباب جماعت چاہتے ہیں کہ اس نہایت بابرکت کارِ ثواب کو مجبوراً بند کر دیا جائے۔ خاکسار اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ارشاد الٰہی قد ذکّر کی روشنی میں خاکسار احباب جماعت کو یاددہانی کراتا ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حقیر کوششوں میں اپنے خاص فضل سے برکت ڈالے۔ اور ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

۱۰ ہجرت ۱۳۵۹ ہش

دنیوی علوم میں دسترس کی اہمیت کا ایک خاص پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تحصیل علم پر بہت زور دیا ہے اور اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر مومن مرد اور مومن عورت کے لئے علم کا حاصل کرنا فرض عین کا درجہ رکھتا ہے۔ علم کی اس اہمیت پر ہم قرآن مجید کی متعدد آیات، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی رو سے تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی رو سے اس امر پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ علی الخصوص ہمارے لئے دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کا بھی حاصل کرنا کیوں ضروری ہے۔

دراصل وہ قوم جو دینِ کامل کی حامل ہو اور جس کے کندھوں پر ساری دنیا کو دینِ واحد پر جمع کرنے کی عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہو اس کے لئے بیک وقت دینی اور دنیوی علوم میں کمال حاصل کرنا ازبس ضروری ہوتا ہے جب تک وہ دنیوی علوم میں بھی ترقی نہ کرے وہ غلبہ حق کے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتی اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دینِ کامل کی اشاعت کے لئے ہر دو قسم کے علوم کے ماہرین کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک طرف ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو عربی اور دینیات میں توغل رکھتے ہوں اور دوسری طرف ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو آج کل کے طرز مناظرات میں پکے ہوں۔ علوم جدیدہ سے بھی واقف ہوں کسی مجلس میں کوئی سوال پیش آجائے تو جواب دے سکیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۶)

اور یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جماعت کو بارہا توجہ دلائی۔ مثال کے طور پر آپ نے ۳۰ مئی ۱۹۴۶ء کو احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"واقفین زندگی میں دو قسم کے آدمی ہیں ایک وہ جن کا رجحان اس طرف ہے کہ دین کا علم سیکھ کر دین کی خدمت کریں اور دوسرے وہ جن کا رجحان اس طرف ہے کہ دنیا کا علم سیکھ کر دین کی خدمت کریں سلسلہ کے لئے دونوں قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے تاکہ ہر قسم کے کاموں کو جاری کیا جا سکے۔"

(الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۶۰ء بحوالہ مشعل راہ صفحہ ۵۴۳)

یہ ایک اہم سوال ہے کہ دین کی اشاعت اور اس کے غلبہ کے لئے دینی علوم کے علاوہ دنیوی علوم میں بھی دسترس کیوں ضروری ہے اور دنیوی علوم میں حصول کمال، اشاعت دین کے کام میں کیسے اور کیونکر ممد ہو سکتا ہے؟

بادی النظر میں تو یہ بات صحیح معلوم دیتی ہے کہ دین کی خدمت کے لئے دینی علوم میں مہارت ضروری ہے اور یہ مہارت ہی اس غرض کے لئے کافی ہے لیکن اگر ذرا غور اور تدبر سے کام لیا جائے تو یہ بات بآسانی سمجھ آ سکتی ہے کہ اشاعت دین کے کام میں دنیوی علوم میں مہارت بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی دینی علوم میں۔ اس کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ جب مقصد ساری دنیا کے لوگوں کو دینِ واحد پر جمع کرنا ہو تو پھر ان قوموں کو جو دنیوی علوم میں بے حد ترقی یافتہ ہیں اور اس لحاظ سے اوجِ کمال کو پہنچی ہوئی ہیں اسلامی صداقتوں کا قائل کرنے اور گرویدہ بنانے کے لئے علومِ جدیدہ سے کما حقہ واقفیت ضروری ہے اگر ان تک پیغامِ حق پہنچانے میں ان کی دینی سطح اور فکری نہج کو ملحوظ نہ رکھا جائے اور اس کے مطابق ان سے بات نہ کی جائے تو ایسی ترقی یافتہ قوموں کے افراد کے لئے دینی صداقتوں کا قائل ہونا بہت مشکل ہے وہ تو تبھی قائل ہوں گے جب ان کی ذہنی سطح اور فکری نہج کے مطابق خود ان ہی کی زبان اور انداز میں ان سے گفتگو کی جائے اور ان کے شکوک و شبہات اور اعتراضات کا انہیں شافی جواب دیا جائے۔

یہ امر بدیہی ہے کہ اس کے متعلق مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اشاعتِ دین کی مہم پر دنیوی علوم میں مہارت بالواسطہ بھی اثر انداز ہوتی ہے اور یہ بالواسطہ اثر بھی اپنی ذات میں بہت اہم ہوتا ہے اور بسا اوقات انقلاب انگیز نتائج پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ دنیوی علوم میں ترقی بسا اوقات چھوٹی قوموں اور ایسی جماعتوں کے لئے جن کے افراد کی تعداد تھوڑی ہو بہت زیادہ قوت و طاقت اور اثر و نفوذ کا موجب ثابت ہو کر غلبہ حق کے مقصد کے حصول میں آسانی پیدا کر دکھاتی ہے۔ ایک دینی جماعت کے لئے جو حق کو دنیا میں غالب کرنے میں کوشاں ہو دنیوی علوم میں مہارت کی اہمیت کے اس خاص پہلو پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت ہی دلنشین انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ آپ نے ۲۹ مئی ۱۹۴۶ء کو احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں دوسرے نوجوانوں (یعنی دنیوی علوم سیکھنے والے نوجوانوں) کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے اور خدمت اسلام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔ دنیا میں اعداد و شمار کا مقابلہ ذہانت ہی کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ کہ کئی گروہ ایسے ہوتے ہیں جن کی تعداد تھوڑی ہوتی ہے لیکن بوجہ ہمت اور ذہانت کے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثیر التعداد گروہوں پر غالب آجاتے ہیں۔ اگر ہمارے نوجوان اچھی طرح محنت کریں اور کوشش کر کے اعلیٰ قابلیتیں پیدا کریں تو ہم تھوڑے ہو کر بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ پس ہماری کامیابی ہمارے طالب علموں کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارے نوجوان اگر اعلیٰ قابلیتیں پیدا کر لیں تو دنیا کے اعداد و شمار ہمارے راستے میں روک نہیں بن سکتے کیونکہ لوگ جب یہ دیکھیں گے کہ دنیا کا سب سے بڑا سائنسدان بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا محقق بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا مولوی بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا انجینئر بھی احمدی ہے، دنیا کا سب بڑا ڈاکٹر بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا بیرسٹر بھی احمدی ہے، دنیا کا سب سے بڑا صناع بھی احمدی ہے، تو وہ احمدیت کی طرف توجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ چوٹی کا آدمی بنے۔ فارسی کا ایک مقولہ ہے۔

"کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی"

اگر ہمارے نوجوان ہر فن میں کمال پیدا کر لیں تو ترقی کرنا بہت آسان ہو جائے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ہمارا مبلغ جہاں بھی تبلیغ کر رہا ہوگا وہاں یہ بات اس کی مدد کر رہی ہوگی کہ یہ اس قوم کا مبلغ ہے جس میں ایسے ایسے اعلیٰ پایہ کے انسان پائے جاتے ہیں۔ جب کوئی قوم قابلیت اور لیاقت میں بڑھ جاتی ہے تو اس کے ہر فرد کی قیمت بڑھ جاتی ہے اور اس کی بات توجہ سے سنی جاتی ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو زندگیاں سدھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ میں نے فلاں فن میں چوٹی کا آدمی بننا ہے یا اسی کوشش میں فنا ہو جانا ہے۔"

(الفضل ۲۴ ستمبر ۱۹۶۰ء بحوالہ مشعل راہ صفحہ ۵۴۱، ۵۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں سیرۃ النبیؐ کے جلسے

مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ مقیم سیرالیون سے!

(۲)

بواجے بو میں جلسہ اور جلوس:

۲۰ جنوری کو یوم میلاد النبیؐ کی خوشی میں سرکاری چھٹی منائی گئی۔ ہمارے احمدیہ مسلم مشن، احمدیہ سیکنڈری سکول اور احمدیہ پرائمری سکول نے اس خوشی میں سارے ٹاؤن میں نہایت پُروقار اور منظم جلوس نکالا۔ جلوس تسبیحات، درود اور نعرہ ہائے تکبیر پڑھتے ہوئے لوائے احمدیت کو لہراتے ہوئے سڑکوں سے گزرا۔ جلوس کی قیادت جناب مکرم مبارک احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سکول اور مکرم کرنل ڈاکٹر عبدالخالق صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال بواجے بو نے کی۔ آپ جلوس کے آگے آگے کار میں لاؤڈ سپیکر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں عربی قصائد پڑھتے ہوئے قیادت کرتے رہے۔

جب یہ جلوس ٹاؤن سے اپنی پوری شان کے ساتھ گزر رہا تھا تو ناظرین نے فرطِ مسرت میں آکر تالیاں بجا بجا کر جلوس کا خیر مقدم کیا۔ ٹاؤن کے پیرامونٹ چیف جناب بادرے گانگا صاحب اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے اس خوشی میں جلوس کے لیڈروں کو نقدی کی صورت میں تحفہ دیا تاکہ وہ جلوس کے ممبران میں شیرینی تقسیم کرکے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

رات کے آٹھ بجے کورٹ باری میں پیرامونٹ کی صدارت میں سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مبارک احمد صاحب نذیر نے سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر نہایت ولولہ انگیز اور مبسوط تقریر کی۔ آپ نے اس محسن انسانیتؐ کے بے شمار احسانوں کا ذکر کیا جس نے گناہوں سے لتھڑی ہوئی عرب دنیا کو نہایت اعلیٰ اخلاق سکھا کر مہذب دنیا میں لا کھڑا کیا۔ آپ نے معجزات نبویؐ کا بھی ذکر کیا کہ لوگ مسیح ناصریؑ کے معجزات کو بھول گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سب انبیاء کے معجزات سے بڑھے ہوئے ہیں۔

مکرم مبارک احمد صاحب نذیر کے بعد مالکیہ مسجد کے امام نے معراج النبیؐ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور احمدیوں کے عشق رسولؐ کے جذبہ کو کھل کر داد دی اور حاضرین کو بتایا کہ احمدی لوگ سیرت النبیؐ پر جلسے منعقد کرکے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت ہے۔

لاؤڈ سپیکر اور جنریٹر کی روشنی کی وجہ سے حاضرین کو تقاریر سے لطف اندوز ہونے میں بہت سہولت رہی۔

اس جلسہ کی نمایاں خوبی یہ تھی کہ اس میں حضرت مولانا نذیر علی صاحب مرحومؒ (جو سب سے پہلے مبلغ تھے) کی اہلیہ محترمہ نے بھی شرکت کی جو آج کل پاکستان سے اپنے شوہر مرحوم کے مزار پر دعا کرنے اور اپنے بیٹے مبارک احمد صاحب نذیر سے ملنے تشریف لائی ہوئی ہیں۔

بلاما میں جلسہ:

بلاما بھی احمدیت کا مرکز ہے یہاں ۲۰ جنوری کو محترم چوہدری عبدالخالق صاحب چھٹہ پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بلاما کی زیر نگرانی جلسہ ہوا۔ پہلے سکول کے طلباء اور سٹاف نے نہایت نظم و نسق کے ساتھ پُرامن جلوس نکالا۔ سارا شہر انسانیت زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ اسلام زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔

جلسہ کی کارروائی سکول کے کمپاؤنڈ میں جناب محترم کرنل ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ آس پاس کی احمدی جماعتوں کے ممبران کثیر تعداد میں شامل ہوئے ان کے علاوہ بلاما کے عیسائی اور مسلمان سکولوں کے اساتذہ۔ گورنمنٹ کے ملازمین۔ لوکل چیف اور لبنانی حضرات ۱۷۰ کی تعداد میں شریک ہوئے۔

جلسہ سیرت النبیؐ کی کارروائی تین گھنٹہ تک جاری رہی۔ جلسہ کے علاوہ پرنسپل جناب لطیف صاحب اور مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود نے نہایت مبسوط اور مدلل تقاریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیاں پیش کرکے الفیس امی کا شہزادہ، رسول اور راشی شریعت والا نبیؐ ثابت کیا۔

محترم کرنل صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق انسانیت کے بیان فرمودہ ارشادات کو پیش کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے اعلیٰ حکیم ثابت کیا۔ جلسہ کے آخر میں حاضرین کو مشروبات پیش کئے گئے۔

ٹمبودو میں جلسہ:

یکم فروری کو احمدیہ سیکنڈری سکول ٹمبودو کے وسیع احاطہ میں سیرت النبیؐ کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جلسہ گاہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز کے ساتھ سجایا گیا۔ قصبہ کے مسلمان معززین اور عوام نے کثیر تعداد میں شامل ہو کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا اور کارروائی سے استفادہ کیا۔

کارروائی کا آغاز مکرم عبدالمنان صاحب بھٹہ پرنسپل احمدیہ سکول ٹمبودو کی زیر صدارت تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ پرنسپل صاحب نے جلسہ کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ آپ کے مختصر خطاب کے بعد ایک لبنانی طالب علم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور قصیدہ یا سین فیض اللہ والعرفان ..... کے چند اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔

تقاریر کے دو دور ہوئے۔ پہلے دور میں سات علماء نے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ یہ تقاریر محترم سید جلید احمد صاحب نے بڑی محنت سے تیار کروائی تھیں۔ تقاریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اسوہ حسنہ۔ اخلاق کریمانہ پر ہوئیں۔ مقررین نے سامعین سے خوب خوب داد حاصل کی۔

ایک طالب علم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظم سے

"اسلام سے نہ جا کو راہ ہدیٰ یہی ہے"

معہ انگریزی ترجمہ پیش کرکے حاضرین کو دنگ کر دیا اور اس پر سامعین نے اسے شاباشی دی۔

دوسرے دور میں اساتذہ کی تقاریر جو تھیں "The Most influential personality of the world" کے عنوان پر ایک ٹیچر نے تقریر کی۔ مقرر حاضرین کو بتایا کہ امریکہ کے ایک عیسائی محقق نے اپنی تحقیق کے نتیجہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت محمد بن عبداللہ دنیا کی سب سے بااثر شخصیت ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ایک دین لائے لوگوں کو اس کا پیروکار بنایا۔ ایک حکومت قائم کی اور اس دین کی تعلیمات کو عملی جامہ پہنا کر دکھایا۔

آخری تقریر محترم سید جلید احمد صاحب کی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل علی اللہ پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ غار ثور میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ جب آپؐ نے پناہ لی اور دشمن کے سر پر پہنچنے کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ کو خوف پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ پڑھ کر اپنے اعلیٰ توکل علی اللہ کا ثبوت دیا اور اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اپنے نبیؐ کو دشمنوں سے بچایا۔

آدھ گھنٹہ تک سامعین بڑی دلچسپی سے جلید صاحب کی تقریر سنتے رہے۔

آخر میں منیلو کونز کے مندنگو قبیلہ کے سردار جناب سالفا مالنسرے نے طلباء اور سٹاف کا شکریہ ادا کیا اور اپنے اطمینان کا اظہار کیا۔ اس پر مسرت تقریب کا اختتام دعا پر ہوا اور مہمانوں کو مشروبات پیش کئے گئے۔

مگبورکہ میں جلسہ:

۲۰ فروری کو احمدیہ سنٹرل مسجد میں بعد نماز مغرب سیرت النبیؐ پر جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت حلقہ کے [illegible] جناب مولانا فضل النبی صاحب نے کی۔ جلسہ میں تین مقررین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر مبسوط تقاریر کیں۔ [illegible] آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں سے حسن سلوک کو گفتگو کا موضوع بنایا۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی کامل رحمت تھے یہ رحمت ہر طبقہ کے لئے نور [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے یکساں تھی اس میں دوست، دشمن، کالے گورے، امیر اور غریب کی تمیز نہ تھی۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو کفار مکہ نے طرح طرح کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنا کر اپنی سنگدلی اور بے رحمی کا ثبوت دیا۔ بے گناہوں اور معصوموں کو قتل کیا گیا۔ سوشل بائیکاٹ کر کے ضروریات زندگی سے محروم رکھا گیا۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں گھروں سے بے گھر اور وطن سے بے وطن کر دیا گیا۔ اور یہ دور مسلسل تیس سال تک چلا۔ اس میں ایسی گھناؤنی تکالیف ہیں کہ جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ہمارے نبی پاک رحمۃ للعالمین کا نمونہ دیکھئے کہ فتح مکہ کے موقع پر ان خون کے پیاسوں کو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر سب کو معاف کر دیتے ہیں۔ آنحضورؐ کے اخلاق فاضلہ کا یہ نمونہ ہمیں اور کہیں نظر نہیں آتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آج کل کے مذہبی لیڈر اور مسلمان حکمران بھی اس نمونہ کو اپنا کر اسلام کا نام روشن کریں تاکہ دنیا میں مذہبی رواداری قائم ہو۔

مسنگی میں جلسہ:

۱۳ جنوری کو شام ۵ بجے احمدیہ سکول کمپا ڈنڈ میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ ہوا۔ قصبہ کے چیف، لبنانی دوست، معززین، مجرزہ، عیسائی مشنری اور میری استاد شیخ عبد الہادی نے شرکت کی۔

صدارت کے فرائض چیف نے سرانجام دیئے۔ اس جلسہ میں سات تقاریر ہوئیں۔ محترم صادق صاحب، محترم محمد دین صاحب اور محترم نعیم احمد صاحب طیب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول مسنگی کے علاوہ علماء، استاد عبد الہادی اور چیف امام مسنگی نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مکرم نعیم احمد صاحب طیب نے "اخلاق فاضلہ کا عالمگیر اثر" کے عنوان پر تقریر کی۔

چند دنوں کے بعد کوٹ باری میں شہر کے مسلمانوں نے بھی ایک اجلاس بلایا۔ مکرم نعیم صاحب نے وہاں احمدیت کی نمائندگی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی روشنی میں بیان کیا۔ آپ کی تقریر کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ حقیقت یہی ہے کہ سیرت النبیؐ جیسے اہم اور بابرکت عنوان پر ایک احمدی ہی بہترین تقریر کر سکتا ہے کیونکہ اس کی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں سے مزین ہوتی ہے۔

روکوپر میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مکرم مبارک احمد صاحب طاہر، مکرم مولانا محمد منور احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ جماعت احمدیہ روکوپر نے ایک عظیم الشان جلسہ کی تقریب پیدا کی اس میں احمدیہ سیکنڈری سکول اور احمدیہ پرائمری سکول کے علاوہ غیر از جماعت کے دوستوں نے بھی بڑھ چڑھ کر شمولیت اختیار کی۔

یاحیٰ لکارا صاحب، مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال روکوپر اور مبارک احمد صاحب طاہر نے جلسہ سے خطاب کیا۔

مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انسانی حقوق" کے عنوان پر تقریر کی کہ آپؐ نے حقوق انسانی کی صحیح صحیح تعیین کی اور پھر ان کی حفاظت کر کے ایک حسین معاشرہ پیدا کیا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والوں کو خوشخبری دی۔

آپؐ کے ذریعہ حفاظت جان اور حفاظت مال کی ضمانت ہوئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں جہاں نفوس اور اموال کی حفاظت کا اعلان فرمایا وہاں عزت نفس اور انسانی وقار کو بھی قائم کرنے کا اعلان فرمایا۔

اس جلسہ میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال مقام کا خوب خوب تذکرہ ہوا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سرالیون میں "PROPHET DAY" کی عام تعطیل کی بنا پر تمام مقامات پر جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سیرت النبیؐ نہایت مفید اور کامیاب ثابت ہوئے۔ لوگوں نے ان سے بہت اچھا اثر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپؐ کی خادم جماعت کا بھی بہت چرچا ہوا اور سارے ملک میں خوب تبلیغ ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک!

○

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دے

○

والدۂ مرحومہ کی یاد میں!

مکرم خواجہ اطہر ظہور صاحب بٹ بی اے ایل ایل بی۔ لاہور

تقریباً ایک سال قبل ۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء کو میری پیاری والدہ اہلیہ خواجہ ظہور الدین بٹ ایڈووکیٹ مرحوم ۷۴ برس کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

والدہ مرحومہ بڑی متقی۔ تہجد گذار اور دینی غیرت رکھنے والی خاتون تھیں۔ سلسلہ کے کاموں میں حتی المقدور حصہ لیتی تھیں۔ عرصہ دراز تک صدر لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ گوجر خان ضلع راولپنڈی کے فرائض انجام دیتی رہیں۔

آپ ضعیف العمری کے باوجود بڑے ذوق و شوق سے جلسہ سالانہ پر ربوہ جاتیں۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل کہا کرتی تھیں کہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے چلتے پھرتے اس جہان ناپائیدار سے اٹھائے تاکہ میری وجہ سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وفات سے پہلے کوئی خاص بیماری نہ تھی اور عمر کے لحاظ سے صحت اچھی تھی۔ نماز فجر کے دوران سربسجود تھیں کہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

ہمارے والد محترم نے ۱۹۲۳ء کے لگ بھگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی۔ والد صاحب کے عقد میں آنے پر والدہ محترمہ احمدی نہ تھیں۔ والد محترم کے عملی نمونہ اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ سے متاثر ہو کر والدہ صاحبہ نے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد احمدیت قبول کر لی اور پھر تاحیات سلسلہ احمدیہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ "این سعادت بزور بازو نیست"

والدہ محترمہ بہت باہمت اور پرعزم خاتون تھیں۔ ۱۹۶۵ء میں انہیں اپنے داماد میجر منیر احمد شہید کی وفات کا چرکا لگا۔ چند ہی سال بعد اپنے شوہر محترم کی جدائی کا غم دیکھا۔ رسال ہا گذرا تھا کہ میری اہلیہ دختر محترم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب مرحوم کی اچانک وفات سب کو سوگوار کر گئی۔ اور اس کے ایک سال بعد میرے بڑے بھائی کی اہلیہ داغ مفارقت دے گئیں۔ یہ تمام صدمات ہماری والدہ نے بڑے صبر و تحمل سے برداشت کئے۔ میری اہلیہ تین چھوٹے بچے چھوڑ کر عالم جاوداں کو سدھاری تھیں۔ اس کی وفات کے بعد والدہ محترمہ نے پیرانہ سالی میں جوانوں کی طرح ان بچوں کو پروان چڑھایا اور میرے غموں اور پریشانی کو بانٹ لیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہماری کوتاہیوں اور فروگذاشتوں کو معاف کرتے ہوئے بزرگان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

○

بلا امتیاز مذہب و ملت خدمت خلق کریں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدمت خلق سے خدمت احمدیت مراد نہیں خدا تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ تم اس کے سارے بندوں کی خدمت کرو۔ خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں اگر تمہارا کوئی دشمن بھی ہے تو بھی اس کی مصیبت کے وقت مدد کرو۔۔۔۔ خدمت خلق کے کام میں جہاں تک ہو سکے وسعت اختیار کرنی چاہیئے اقوام کی حد بندی کو بالائے طاق رکھ کر ہر مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرنا چاہیئے۔ خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی ہو یا سکھ۔"

(خالد اگست ۱۹۶۰ء)

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیزہ ریاض صالحہ کی یاد میں

(محترم حکیم شیخ خورشید احمد صاحب فاضل ربوہ)

محترم محمد حنیف صاحب مینیجر (ریٹائرڈ) طڑی ڈیری فارمز حال مقیم ربوہ کی بیٹی عزیزہ محترمہ ریاض صالحہ صاحبہ ۸ مارچ ۱۹۸۰ء کو اس دارِ فانی کو چھوڑ کر عالمِ جاودانی کو سدھار گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

عزیزہ ریاض صالحہ میری اہلیہ محترمہ امۃ اللہ خورشید مرحومہ کی ماموں زاد اور پھوپھی زاد بہن تھی۔ ۱۹۴۵ء میں میری شادی حضرت مولانا ابوالعطاء رضؓ کی صاحبزادی امۃ اللہ خورشید سے ہوئی اور اس خاندان کے خلا ملا سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ امۃ اللہ خورشید مرحومہ رضؓ کو اس کے ماموں محترم محمد حنیف صاحب اور ان کی اہلیہ محترم ہاجرہ بیگم صاحبہ اپنے بچوں سے زیادہ چاہتے اور پیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمارا اکثر ان کے ہاں آنا جانا رہا۔

پاکستان بننے کے بعد ہمارا قیام عارضی طور پر ایک سال تک کچا نسبت روڈ لاہور میں رہا۔ ریاض صالحہ کے ابا جان نے نسبت روڈ پر ہمارے پاس ہی اس کو سکول میں داخل کروا دیا اور اس طرح عزیزہ ہمارے پاس ہی رہنے لگی۔ قادیان سے ہجرت اور واقفِ زندگی ہونے کی وجہ سے اس وقت ہم میاں بیوی لاہور میں بے سروسامانی کی زندگی گزار رہے تھے۔ سخت مالی تنگی اور مشکلات کا زمانہ تھا اور عزیزہ صالحہ کا قیام ہمارے لئے کچھ سہولت کی وجہ بنا۔ اس مختصر قیام کے دوران عزیزہ مرحومہ کی عادات و خصائل کو بچپن میں قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ عزیزہ مرحومہ بچپن ہی میں نہایت صابر و شاکر طبیعت رکھتی ہے۔ اپنے والدین کے ہاں اسے ہر طرح کا آرام حاصل تھا اور ہمارے پاس تو لیٹنے کے لئے پورے بستر اور چارپائیاں بھی نہیں تھیں اور کھانا بھی ایسا کہ جس سے صرف زندگی ہی گزاری جا سکے لیکن عزیزہ مرحومہ نے نہ ہی کسی دن کھانے کی شکایت کی اور نہ ہی کسی تنگی پر اس کے ماتھے پر شکن آئی بلکہ اپنے گھر کی فراوانی چھوڑ کر ہمارے ساتھ نہایت خندہ پیشانی اور شرح صدر کے ساتھ وقت گزارتی رہی اور نہ ہی کبھی کسی چیز کے متعلق بچوں والی ضد کی۔ اُس وقت میں نے یہ محسوس کیا کہ یہ بچی غیر معمولی ذہین اور شرم و حیا کی مالک ہے اور بہت ہی حساس طبیعت رکھتی ہے۔ قناعت اور صبر و شکر کا یہ جذبہ عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہا۔ معمولی سی بات پر خوش ہو جاتی اور اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرنا اس کا خاص امتیاز تھا اور اپنی انتہائی بیماری کے دوران ایک مرتبہ بھی بے صبری اور کم ہمتی ظاہر نہ کی بلکہ بے حد حوصلے اور برداشت کے ساتھ بیماری کی اذیت جھیلتی رہی۔

عمر کے ساتھ ساتھ اخلاق و اوصاف کھل کر سامنے آنے لگے۔ امۃ اللہ مرحومہ کی زندگی میں ۱۹۶۰ء تک ہم اکثر محترم محمد حنیف صاحب کے گھر آتے جاتے رہے اور کئی کئی دن قیام کا موقعہ ملا اس دوران میں نے یہ دیکھا کہ عزیزہ مرحومہ اپنے بہن بھائیوں میں نرالی طبیعت کی مالک ہے۔ کم گو، ملنسار، مہمان نواز اور ہمدرد دل رکھنے والی ہے۔ اس کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی کہ کبھی کوئی مہمان ان کے گھر سے بغیر کچھ کھائے پیئے رخصت نہ ہو بلکہ جب وہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں مرض الموت میں مبتلا تھی اُس وقت بھی اس کی خواہش تھی کہ ہر عیادت کرنے والے کی خاطر مدارت کی جائے۔ بارہا میں نے یہ بات محسوس کی کہ اگر کسی رشتہ دار کا ذکر برائی سے کیا جائے تو عزیزہ مرحومہ فوراً روک دیتی اور کہتی کہ ایسا نہ کہیں یہ گناہ ہے۔ اچھی بات کہیں۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا تو یہ ذکر ہی چھوڑ دیں۔

۱۹۵۹ء میں عزیزہ کے والد ریٹائر ہو کر ربوہ آ گئے اور دارالنصر غربی میں مکان بنا کر مستقل رہائش اختیار کر لی۔ عزیزہ کی صحت اکثر کمزور رہی۔ اس وجہ سے شادی نہ ہو سکی۔ چونکہ طبیعت میں خودداری بہت زیادہ تھی۔ اس لئے اپنی کمزوری کے باوجود کسی پر بوجھ بننا گوارا نہ کیا اور سکول میں ملازمت اختیار کر لی جو کہ زندگی کے آخری ایام تک جاری تھی۔ ربوہ میں رہائش کے بعد دینی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہی۔ ۱۳ سال تک اپنے محلہ میں سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ کے فرائض ادا کئے۔ اس کے بعد سکول کی ملازمت اور چند دیگر ناگزیر وجوہات کی وجہ سے یہ کام چھوڑنا پڑا۔

اپنی زندگی کو ہمیشہ احکام خداوندی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی رہی۔ مسجد فنڈ میں ہمیشہ اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیا۔ وفات کے وقت بھی اپنے زیورات مسجد فنڈ میں دینے کی وصیت کی۔ اگر کبھی کسی نے کوئی تحفہ دیا تو اپنی حیثیت سے بڑھ کر قولِ رسولؐ کے مطابق بہتر شکل میں لوٹایا۔ احادیثِ نبویؐ کے مطابق کہ "تحائف دینے سے محبت بڑھتی ہے" یہ طریقِ عمل ہمیشہ اس کے مدنظر رہا۔

دو سال قبل عزیزہ کو دل کا حملہ ہوا۔ اس کے بعد طبیعت نارمل ہو گئی لیکن جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء کو دل کا سخت حملہ ہوا کہ عزیزہ بالکل صاحبِ فراش ہو گئی۔ معالجوں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا۔ اس دوران عزیزہ نے سکول کا تمام ریکارڈ مکمل کیا۔ اس ضمن میں ایک خاص بات جس کا میں ذکر کرنا چاہوں گا وہ عزیزہ مرحومہ کی دیانتداری ہے۔ سکول کے کچھ فنڈز (Cont ingencies) وغیرہ ایسے ہوتے ہیں جن کا کوئی حساب کتاب نہیں رکھا جاتا لیکن اُس نے ایک ایک پائی کا تحریری ریکارڈ رکھا اور اپنی وفات سے قبل تمام رقم ایک لفافے میں بند کر کے اپنی نائبہ کے حوالے کر دی۔

عزیزہ ریاض صالحہ کو اپنے بہن بھائیوں سے بہت پیار تھا۔ سب سے بڑی ہونے کی وجہ سے اس کا یہ مقام بھی تھا۔ پھر شادی نہ ہونے کی وجہ سے اُس کی دل لگی کا سامان اُس کے والدین اور بہن بھائی ہی تھے۔ میں نے جیسی طرح اندازہ لگایا کہ عزیزہ کے والدین اور اس کے بہن بھائی اس کا خیال رکھتے اور اس کی دلداری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے۔ عزیزہ موصوفہ کو بھی اپنے بہن بھائیوں سے بہت پیار تھا۔ وفات کے وقت ایک بھائی عزیز محمد انور نائیجیریا میں اور ایک بہن عزیزہ عابدہ سلطانہ سیرالیون میں تھی۔ اُن سے ملاقات کی شدید خواہش تھی لیکن مجبوریوں کو جانتے ہوئے ایک دفعہ بھی ان کا نام نہیں لیا۔ صرف اُن کے ذکر پر آبدیدہ ہو جاتی رہی۔

چار مارچ ۱۹۸۰ء کو دل کا ایک اور حملہ ہوا جس کے بعد طبیعت بگڑتی ہی چلی گئی۔ آخر ۸ مارچ ۱۹۸۰ء بوقت ساڑھے بارہ بجے دن اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

عزیزہ کو کم عمری میں ہی وصیت کرنے کی سعادت نصیب ہو گئی تھی اس لئے اُن کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے غمزدہ اور عمر رسیدہ والدین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ غمزدہ بہن بھائیوں کا آپ ہی حافظ و ناصر ہو۔ عزیزہ مرحومہ کو اپنی چادرِ رحمت میں لپیٹ کر اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین۔

ضروری اعلان

ناصرات کا مرکزی سالانہ امتحان ۳۰ مئی بروز جمعہ ۱۹۸۰ء منعقد ہوگا۔ ناصرات کی تمام سیکرٹریوں سے گزارش ہے کہ الگ الگ تینوں معیاروں کے مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو آگاہ کریں تاکہ اسی کے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔ مطالبہ نہ کرنے پر پرچے نہیں بھجوائے جائیں گے۔ (سیکرٹری ناصرات)

ضروری تصحیح

الفضل مؤرخہ ۱۹ فروری ۱۹۸۰ء میں شائع شدہ وصایا میں سے تیسری وصیت (اصل نمبر ۲۴۳۲۸) میں موصیہ کا حق مہر ۱۵۰۰/- روپے شائع ہو گیا ہے جو دراصل پندرہ ہزار روپے ہے۔ اسی طرح الفضل مجریہ یکم اپریل ۱۹۸۰ء میں شائع شدہ وصایا میں سے پہلی وصیت (۲۴۳۹۵) میں تفصیل جائیداد میں سکونتی زمین کی قیمت بارہ ہزار روپے کی بجائے دو ہزار روپے لکھی ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

مہمان خانہ مستورات کا جو چندہ لجنات یا انہیں بھجواتی ہیں ان کی تفصیل ذیل میں درج کی جا رہی ہے ابھی جو رقم خرچ ہو چکی ہے وہ ادا کرنی ہے مزید اخراجات بھی ہونے والے ہیں اس چندہ کی طرف بہنیں خصوصی توجہ دیں جو ۳۰۰/- روپے دینے کی استطاعت رکھتی ہیں وہ اتنی رقم بھجوا دیں تا ان کا نام بطور یادگار اور دعا کنندہ کروایا جا سکے جو اتنی رقم نہیں دے سکتیں وہ بھی ضرور شامل ہوں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ	سردار بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب مرحوم	فیصل آباد	۳۰۰،۰۰	روپے
"	صفیہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ ابوالمنیر نورالحق صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	۳۰۰،۰۰	"
"	مبارکہ رشید صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب	" غربی "	۵۰۰،۰۰	"
"	ذوجان صاحبہ اہلیہ مسٹر نورالحق صاحب	چارسدہ	۳۰۰،۰۰	"
"	خالدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالسمیع صاحب	مظفر گڑھ	۱۰۰،۰۰	"
"	اہلیہ صاحبہ ابراہیم نصراللہ صاحب	ڈیرہ غازیخان	۲۰۰،۰۰	"
مکرم	حاجی فیض الحق صاحب منجانب اہلیہ مرحومہ نذیر بیگم صاحبہ	کوئٹہ	۲۵۰،۰۰	"
"	رشیدہ محمد رشید صاحب منجانب والدہ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد صاحب	چک چھٹہ گوجرانوالہ	۳۱۳،۰۰	"
"	عبدالحمید خان شوق صاحب منجانب اہلیہ محترمہ امۃ النصیر بیگم صاحبہ مرحومہ	لاہور	۳۰۰،۰۰	"
مکرمہ	نسیم فردوس صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب	احمد پور ضلع ساہیوال	۳۰۰،۰۰	"
"	ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ اسماعیل صاحب	"	۱۰۰،۰۰	"
"	فضل بی بی نور محمد صاحب	"	۱۰۰،۰۰	"
"	امۃ الحمید دین محمد صاحب	"	۱۰۰،۰۰	"
"	نذیراں بی بی میاں رشید احمد صاحب	"	۱۰۰،۰۰	"
"	بشیراں بی بی فرزند احمد صاحب	"	۱۵۰،۰۰	"
"	فاطمہ بیگم اہلیہ چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم	"	۳۰۰،۰۰	"
"	عارفہ صاحبہ بنت چمن بخش صاحب	ہالینڈ	۱۰۰،۰۰	"
"	فہمیدہ کھوکھر صاحبہ	لاہور	۳۰۰،۰۰	"
"	بیگم صاحبہ چوہدری مقصود احمد صاحب	میرپور خاص	۳۰۰،۰۰	"
"	لقمان احمد صاحب ابن راجہ غلام حسین صاحب	واہ کینٹ	۳۰۰،۰۰	"
"	سعیدہ احسن صاحبہ	دارالرحمت غربی الف ربوہ	۳۰۰،۰۰	"
"	شریف بیگم صاحبہ چوہدری سلطان احمد صاحب منجانب والدہ صاحبہ		۱۰۰،۰۰	"
"	عائشہ بیگم صاحبہ ملک غلام سرور صاحب	دارالصدر غربی ۱ ربوہ	۳۰۰،۰۰	"
"	صفیہ مختار صاحبہ	فیکٹری ایریا ربوہ	۳۰۰،۰۰	"
"	امۃ الکریم صاحبہ قریشی فضل حق صاحب	دارالصدر جنوبی ۱	۱۰۰،۰۰	"
"	صالحہ ریاض صاحبہ بنت ملک حنیف صاحب	دارالنصر غربی ربوہ	۳۰۰،۰۰	"
"	سعیدہ بیگم صاحبہ	کوٹلی بہرام ضلع سیالکوٹ	۳۰۰،۰۰	"
"	لیڈی ڈاکٹر ساجدہ صاحبہ	گجرات	۳۱۰،۰۰	"
"	سکینہ بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ صاحبہ	"	۳۱۰،۰۰	"
"	نعیم بیگم حمید رانا صاحب	کراچی	۱۵۰،۰۰	"
"	امۃ الحی طلعت صاحبہ	"	۳۰۰،۰۰	"
"	سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب	سانگھڑ	۳۰۰،۰۰	"
"	خالدہ شریف صاحبہ اہلیہ پیر شریف احمد صاحب	"	۳۰۰،۰۰	"
"	فہمیدہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر طارق رانا صاحب	اسلام آباد	۱۰۰،۰۰	"
"	نسرین ریاض صاحبہ	ساہیوال	۱۰۰،۰۰	"
"	اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالغفار صاحب	اسلام آباد	۳۰۰،۰۰	"
"	خالدہ خانم صاحبہ اہلیہ مولوی شاہ محمد صاحب	دارالیمن غربی ربوہ	۳۰۰،۰۰	"
"	امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ محمد رشید صاحب	دارالرحمت وسطی ۱ ربوہ	۳۰۰،۰۰	"
"	ثریا باجوہ صاحبہ	دارالعلوم شرقی ربوہ	۱۰۰،۰۰	"
"	سلیمہ [illegible] صاحبہ	دارالصدر جنوبی ۱	۱۰۰،۰۰	"

(باقی)

وقفِ عارضی کیلئے ارشاد اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"جماعت یا تو مجھے ایک ہزار مربی دے (یعنی ایسے ہزار بچے مجھے دے دے جنہیں تربیت دے کر مربی بنایا جائے) اور یا ضرورت کے مطابق واقفین عارضی مہیا کرے ..... اس قسم کی کمزور جماعتوں سے جس کا میں ذکر کر چکا ہوں، غفلت برتیں اور میرے لئے یہ ناممکن ہے کہ میں چپ ہو کر بیٹھ جاؤں۔ اور ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی کے دن گزاروں کہ کہیں مجھ پر خدا تعالیٰ کا غضب نازل نہ ہو۔ اس لئے کہ میں اس قسم کی جماعتوں کو جگانے کے لئے انتظام نہیں کر رہا اگر آپ مجھے واقفین نہیں دیں گے۔ یا خود وقف کے لئے آگے نہیں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کوئی اور سامان کر دے گا۔ لیکن آپ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کیوں محروم ہو رہے ہیں"

(خطبہ جمعہ الفضل ۳ نومبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۵)

سیدنا حضرت اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں امراء جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ جماعتوں سے زیادہ سے زیادہ واقفین تیار کر کے مرکز کو اطلاع دیں۔ ہر ضلع کا کوٹا مقرر کر دیا گیا ہے۔ امراء اضلاع اسے پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اعلانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں اور مرکز میں اطلاع دیں۔

مرکزی امتحان

۶ جون بروز جمعہ کو یاد رکھیں اور اس کے لئے تیاری کریں۔

مقالہ تولیسی

عنوان:۔ غزوہ احزاب، حجم:۔ دس ہزار الفاظ

نقد انعامات:۔ اول ۷۰۰/- صد، دوم ۵۰۰/- صد، سوم ۳۰۰/- صد روپے

آخری تاریخ:۔ ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شکریۂ احباب

برادرم عزیز احمد صاحب راجیکی ابن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے ہمارے غریب خانہ پر تشریف لا کر شفقت و ہمدردی کا اظہار کیا ہے جس کے ہم بے حد ممنون ہیں۔ الفضل کے ذریعہ تمام احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہربانی اور غم خواری کی سب کو جزائے خیر دے۔

احباب دعا فرمائیں کہ رب کریم ان کی مغفرت فرمائے اور بے پایاں فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(خاکسار بشیر احمد راجیکی ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے لڑکے عزیزم ارشد محمود نے برائے ملازمت راولپنڈی یا اسلام آباد میں درخواست دی ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیزم کی کامیابی کے لئے درد دل سے نماز میں دعا فرمائیں نیز میری صحت بھی اکثر کمزور رہتی ہے بچے کی ملازمت کے لئے بھی متفکر رہتا ہوں دوستوں کی دعاؤں کا طالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین

(تابعدار کرم الٰہی بیرون کھیالی دروازہ گلی نمبر ۵ - گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۳۸)

مکرم	شیخ نصیر احمد صاحب	احمد کمرشل کالج	۱۰۰۰۰	روپے
"	مرزا سعید محمد صاحب	راولپنڈی	۳۰۰۰۰	"
"	بسمہ الور ملک صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
مکرمہ	ناہید فاطمہ دختر ملک محمد عبداللہ صاحب	"	۲۵۰۰۰	"
"	اہلیہ ملک محمد عبداللہ صاحب	"	۱۵۰۰۰	"
مکرم	الحاج عبدالقدوس صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	عبدالوحید صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
مکرمہ	رشیدہ بیگم صاحبہ	"	۱۵۰۰۰	"
مکرم	منیر احمد بشیر صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	چوہدری اسلم حیات خان صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	محمد سعید احمد صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	عمر محمود احمد صاحب	"	۵۰۰۰۰	"
"	ظہور احمد ناصر صاحب	"	۲۵۰۰۰	"
"	شیخ مظفر الدین بوگرہ صاحب	"	۱۵۰۰۰	"
"	" عبدالحلیم صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	عبدالمجید ولد ظہیر احمد صاحب	"	۵۰۰۰۰	"
"	میاں اللہ بخش صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	آفتاب زبیری صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
مکرمہ	شہناز زبیری صاحب	"	۲۰۰۰۰	"
"	ثریا زبیری صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
مکرم	محمد اسماعیل قریشی صاحب	"	۱۰۰۵۰	"
"	سید غلام حسن صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	شیخ انعام اللہ صاحب صادق آباد	"	۲۵۰۰۰	"
"	میجر کرامت اللہ صاحب	"	۲۰۰۰۰	"
"	چوہدری عبدالخالق صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	ضیاء محمد صاحب ایڈووکیٹ	"	۵۰۰۰۰	"
"	نصیر احمد نسیم صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	محمود احمد ناصر صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	قریشی محمد عظیم صاحب		۱۵۰۰۰	"
"	چوہدری عبدالماجد صاحب والدین کرنل مبارک احمد صاحب راولپنڈی		۲۰۰۰۰	"
"	" عبیدالرحمٰن صاحب	راولپنڈی	۵۰۰۰۰	"
"	حفیظ احمد شوکت منجانب اہلیہ ماسٹر محمد صدیق صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ		۱۴۰۰۰	"
"	سلیم اللہ صوبیدار میجر	نوشہرہ چھاؤنی	۱۵۰۰۰	"
"	حکیم محمد رمضان صاحب	میانی ضلع سرگودھا	۲۰۰۰۰	"
"	میاں محمد حنیف صاحب ایبٹ آباد		۱۰۰۰۰	"
"	میجر ظفر علی صاحب	"	۳۰۰۰۰	"
"	عنایت محمد صاحب	"	۱۱۰۰۰	"
"	قریشی عبدالرزاق صاحب نوشہرہ دولت پور		۱۰۰۰۰	"
مکرمہ	فائزہ شاہدہ گوکیر جاپان بذریعہ صفیہ صدیقہ صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ		۱۰۰۰۰	"
"	فرحت نذیر صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ	"	۱۲۰۰۰	"
مکرم	مختار احمد صاحب گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ		۳۷۰۰۰	"
مکرمہ	بیگم سید منصور احمد صاحب اسلام آباد		۳۰۰۰۰	"
مکرم	سید منصور احمد صاحب	"	۴۰۰۰۰	"
مکرمہ	امۃ الجمیل صاحبہ	"	۲۰۰۰۰	"
مکرم	چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب	"	۱۰۱۰۰	"

اعلانِ نکاح

عزیزم برادرم حمید الدین صاحب کیمسٹ ابن مکرم لیفٹیننٹ کرنل نور الدین صاحب کا نکاح مکرمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ بنت مولوی غلام مصطفےٰ صاحب بدوملہوی مرحوم سے بعوض بیس ہزار روپے حق مہر مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ نے ۳ مئی ۱۹۷۹ء کو مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں بعد نماز جمعہ پڑھا۔ برادرم حمید الدین صاحب مکرم ڈاکٹر گوہر دین صاحب آف برما کے پوتے اور مکرمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی مرحوم کی بھتیجی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(صفی اللہ ملک دارالرحمت وسطی ربوہ)

ولادت

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مظفر احمد قریشی کو خداوند کریم نے اپنے خاص فضل و کرم سے ۲۲/۲۳ اپریل کی شب کو ایک لڑکا عطا کیا ہے۔ بچے کا نام عبیر احمد بشیر تجویز کیا گیا ہے نومولود قریشی قمر الدین صاحب آف ماڈل ٹاؤن کا پوتا اور قریشی محمد اقبال صاحب فوٹوگرافر آف واہ کینٹ کا نواسہ ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے نومولود کو خادم دین صاحب / ست بنائے۔ آمین

(محمود احمد قریشی ۴۹/۲ ماڈل ٹاؤن حال ماڈل ٹاؤن شپ لاہور)

مکرمہ	بیگم کیپٹن عبدالواحد صاحب مرحوم	اسلام آباد	۱۲۰۰۰	روپے
"	کلثوم بیگم صاحبہ	"	۱۰۰۰۰	"
مکرم	مظاہر احمد بھٹی صاحب	"	۵۰۰۰۰	"
"	نصیر احمد صاحب U.S.A	"	۲۰۰۰۰	"
"	ضیاء الحق صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	ملک طاہر محمود صاحب	"	۱۵۰۰۰۰	"
"	وسیم الرحمٰن صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
مکرمہ	طیبہ صاحبہ	"	۱۰۰۰۰	"
مکرم	ایم۔ اے پراچہ صاحب	"	۱۰۰۰۰۰	"
"	نذر محمد صاحب	"	۱۰۳۰۰۰	"
مکرمہ	حامدہ مبارکہ صاحبہ	"	۱۰۰۰۰	"
مکرم	شاہد احمد صاحب	"	۱۵۰۰۰	"
"	نصیر احمد طارق صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
مکرمہ	طلعت ضیاء صاحبہ	"	۲۰۰۰۰	"
مکرم	سید مقبول احمد صاحب	"	۱۵۰۰۰	"
مکرمہ	بیگم سید ناصر علی صاحب	"	۱۵۰۰۰	"
"	" " تنویر احمد صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
مکرم	میجر محمد یوسف صاحب	کوئٹہ	۸۰۰۰۰	"
مکرمہ	شوکت ملک بنت ملک عبدالرحمٰن صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر کوئٹہ		۲۰۰۰۰	"
مکرم	میجر شاہد احمد صاحب	کوئٹہ	۳۰۰۰۰	"
مکرمہ	والدہ بشیر احمد صاحب	"	۱۵۰۰۰	"
مکرم	ملک جاوید احمد صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	عبدالحی مصباح الدین احمد صاحب	"	۱۵۰۰۰	"
"	عبدالسلام خان، عبدالحی خان عبدالحی صاحبان	کوئٹہ	۲۵۰۰۰	"
"	عبدالسمیع خان و والدہ صاحبہ	کوئٹہ	۱۵۰۰۰	"
"	عبدالرؤف لودھی صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	اسد اللہ صاحب	"	۱۰۰۰۰	"
"	عطاء اللہ نعیم بھیروی صاحب	"	۱۰۰۰۰	"

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

کے ارشادات ۔ بقیہ صفحہ اوّل

ہر احمدی گھرانے میں ایک تو تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے جو سورۂ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہر سہ تنظیموں میں co-ordination پیدا کرے اور دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار کتابوں سے داخل نہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اگر اپنے خادم کو دے دے تو پھر لجنہ کو یا انصار کو یا جماعتی لحاظ سے اس گھر میں کتاب پہنچانے کی اس مرحلہ میں ضرورت نہیں۔ یہ جو سکیم میں نے کراچی میں شروع کی تھی آج اس میں وسعت پیدا کر رہا ہوں اور اسے ساری جماعت کے لئے دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد بنا رہا ہوں۔ یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے۔

(۲)

کراچی میں میں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہے وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے وہ مجھے خط لکھے۔ اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے انکو جواب بھی دیا جائیگا۔

پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے) اس میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں ہر ضلع میں جو احمدی بچہ آئے گا اسے میں اپنے دستخط سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ لکھ کر بھیجوں گا۔

آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے۔ اس میں ہر ڈویژن میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور کتاب تحفہ بھیجوں گا۔

دسویں جماعت کا امتحان ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے۔ ہر امتحان میں Top کے ۲۰۰ لڑکوں میں جو بھی احمدی طالب علم / طالبہ آئے گا اس کو دستخطوں سے خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب ان کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

ایف۔ اے، ایف ایس سی میں بھی ہر بورڈ میں اوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائیگی۔

یونیورسٹی کے امتحان میں بی۔ اے کیلئے علیحدہ اور بی ایس سی کیلئے علیحدہ اوپر کے ۲۰۰ طلباء۔ طالبات میں سے احمدی طلبہ کے لئے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

ایم۔ اے، ایم ایس سی، میڈیکل یا انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں Top (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کر کے دعائیہ فقرے کے ساتھ بھیجوں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تعلیم کی بنیاد ذہین اساتذہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ پس جو بچے جینئس (Genius) ہیں۔ جماعت ان کی ہر قسم کی مدد کرے گی۔ تاہم آج ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنا ضروری ہے۔ اس لئے میں دفتر کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ ضلع وار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنالیں۔ پانچویں جماعت سے پی ایچ ڈی تک ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھیں۔ ہر ایک بچے سے اس طرح تعلق رکھیں جس طرح طبیب کی انگلیوں کا بیمار کی نبض کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ جماعتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ پہلی کلاس سے آخری کلاس تک کوئی احمدی بچہ نہ رہے جس نے اس سال امتحان دیا اور مجھے اس کا خط نہ آئے۔ اس بنیاد پر دفتر نئے رجسٹر بنائے ہیں۔

(۳)

جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے، جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے۔ اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے۔ جماعت اس بات کی بھی کوشش کرے۔ کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام ہو جائے کہ آئندہ ہر لڑکی کے لئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔

(۴)

بیرونی ملکوں کے بارے میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سردست یہ سکیم صرف پاکستان بھارت۔ بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے ہے جو ۱۹۸۰ء سے شروع ہوتی ہے۔

امریکہ میں ایک احمدی طالب علم کی کامیابی

میرا بھتیجا عزیزم عارف احمد ابن ڈاکٹر شفیق احمد ساکن پیلوس پارک (Palos Park) ضلع شکاگو امریکہ عمر ۱۰ سال متعلم جماعت پنجم ILLINOIS LEAGUE MATHEMATICS ANNUAL TEST میں اپنے گروپ میں پوری ریاست الینوائس (ILLINOIS) میں اوّل آیا ہے الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عزیز کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ اور مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

(شیخ لئیق احمد فیصل آباد)

درخواست دعا

میرے والد صاحب سید مسعود احمد بخاری اکاؤنٹنٹ کوہ نور ملز فیصل آباد ایک ہفتہ سے شدید درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ علاج ہو رہا ہے۔ لیکن تکلیف ابھی تک پوری طرح ختم نہیں ہوئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جملہ قارئین الفضل کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے ابا جان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(رضوانہ مسعود بخاری فیصل آباد)

معیاری ادارہ
معیاری انگریزی ادویات
نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم
نظر کی عینکیں
ڈاکٹری نسخہ کے مطابق بنائی جاتی ہیں
نظر کا معائنہ مفت
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد
شاہ میڈیکو۔ چنیوٹ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴